

<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>	<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>	<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>
<p>کی دعا حق سے نہ لوگے اور امانت باریک بجاؤ پھر خیریت کو نصیب ہو جائے</p>	<p>اپنا خاطر تسکین میری نہ فرما سیکھا پہلے کو تھر پہ پہنچ لوں میں تو آیا سیکھا</p>	<p>ہو یقین پیاسی سگنہ کو خوش یا ہوگا پانی منگو اے کو سرو سگنہ بلا یا ہوگا</p>
<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>	<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>	<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>
<p>وے عباسیوں نے اہل تشیعہ کو نصیب کرنا چاہا پھر خیریت کو نصیب کرنا چاہا</p>	<p>پیر شاہ ولایت جسے فرماو بیگا پہلے سروینے کو نصیب دین دہی جاو بیگا</p>	<p>دیکھا سچ کج کہ سگنہ کو خوش آیا ہے پانی منگو اے کو تھر نے بلو ہے</p>
<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>	<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>	<p>شعہ آج کل کے بڑے بڑے علماء اور ائمہ نے اس کو فراموش کر دیا ہے لیکن جو لوگ اس کو یاد رکھیں وہ اس کو فراموش نہیں کر سکتے</p>
<p>پیاس سے خیمہ میں غش چھوٹی حری تھر ہو جھگوا اور بھائی سگنہ کی طرف سے ڈر ہو</p>	<p>ادریو دیر کوئی دم کی گذر جاو گی شاہ کو آنے دو کچھ بات تھر جاو گی</p>	<p>شک خالی یہ فرسہ ہاتھ سے اکر بھائی ہو تھ گلہاری کی اپ خدمت سہائی ہو</p>

<p>شاہ شہنشاہ نے اپنے بیٹے کو تخت پر بیٹھا اور کہا کہ تیرے پاس جو کچھ ہے اسے سب کچھ دے دے اور تیرے پاس سے کچھ نہ لے کر آئے۔</p>	<p>شاہ دو عباس کو تیرے پاس لے کر گیا اور ستم خان کو دیکھا کہ اس کا اور حصار کھڑا ہے اور وہاں سے کچھ نہ لے کر آیا۔</p>	<p>شاہ بیکہ شہنشاہ نے اپنے بیٹے کو تخت پر بیٹھا اور کہا کہ تیرے پاس جو کچھ ہے اسے سب کچھ دے دے اور تیرے پاس سے کچھ نہ لے کر آئے۔</p>
<p>کوئی ہراساں ہوا اور کوئی علمدار ہوا اور کوئی خدیو ہوا کوئی داخل انصار ہوا</p>	<p>اسے لشکر کا علم آسکو دیا ہوا حق سے اور سفاک سکینہ بھی کیا حق نے</p>	<p>کہ کہاں اور گیارہ شاہ بگھٹ جائے ہو نہر کی ہست کہ کوثر کی کی طرف جاتی ہو</p>
<p>شاہ میں ہوا اور وہ اور کچھ کچھ معلوم کیوں غلام آجکاز میں سے بلکہ توڑتے ہوئے ہیں میں اس بات کا شہادہ ظالم دیکھتا ہوں کہ کتنے بچے ہر فیصلہ</p>	<p>شاہ اس کا کہہ سے یہ خدمت جو تیری کیوں کیا ہے اور وہ اس کی تہ و کبریاں پاس کیا</p>	<p>شاہ جو عباس نے کچھ چھوڑے ہیں اور کچھ نہیں چھوڑے ہیں اور کچھ نہیں چھوڑے ہیں اور کچھ نہیں چھوڑے ہیں</p>
<p>رہے خدمت کی نشانہ دل اکبر میں ہو کے سفاک سکینہ میں انہوں میں شیر</p>	<p>حق نے تیری میں خاطر ستمانی کی اکبر عزیزت شکل رسول مدنی کی اکبر</p>	<p>یان جو پانی نہ ملاراہ نہوننگا گہری نہر کی راہ سے ہے راہ ملی کوثر کی</p>
<p>شاہ اور یہ تو ہے کہ چنانچہ کہہ سکتے ہو اور یہ تو ہے کہ چنانچہ کہہ سکتے ہو اور یہ تو ہے کہ چنانچہ کہہ سکتے ہو</p>	<p>شاہ تو نے خود کو تیرے پاس لے کر گیا اور ستم خان کو دیکھا کہ اس کا اور حصار کھڑا ہے اور وہاں سے کچھ نہ لے کر آیا۔</p>	<p>شاہ بیکہ شہنشاہ نے اپنے بیٹے کو تخت پر بیٹھا اور کہا کہ تیرے پاس جو کچھ ہے اسے سب کچھ دے دے اور تیرے پاس سے کچھ نہ لے کر آئے۔</p>
<p>تو نے ہر گھوڑا اور مرتبہ تو قیروا یا اپنے جو شہر ملک پہلو سے شیر و یا</p>	<p>بچشہن دو خدمتین اللہ نے ممتاز کیا آدم شاہ کی خدمت سے سرفراز کیا</p>	<p>اسی گستاخا بھد باس خا خیر کرے آیا ہوا لے کو عباس خا خیر کرے</p>

<p>۷۹ ہن بخت کو دروازہ دارانہ کجا پوچھا کیا کیا کیوں بلور اور ان کی کیا مالہ بلبل میں سنتے تو تین جا ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری</p>	<p>۷۹ ناولہ از جو کھ جانہ زاران تم ہاں باک اسے کجا تھے وہ کجا ہر دل سے ہوا یہ کجا کجا تھی وہ ہن تھی کجا کجا کجا کجا تھی وہ ہن</p>	<p>۷۹ صلہ جو شکر چھتے ہوا اس کجا ہوا اسے کجا کجا کجا تھی وہ ہن ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا تھی وہ ہن</p>
<p>یو لاسر دار کہ سوخ ہنیں اچھیر کجا ہی وقت ہمت ہی ہی سادنا اک شیر کجا ہی</p>	<p>یہ گوارا کہ زخمی مرا سینہ ہو دے ہدف تیر نہ پر رشک سکینہ ہو دے</p>	<p>یوحا سی ہن ز نمار گمز زخمی ہے شیر سا شیر اتی کا پسر زخمی ہے</p>
<p>۷۹ کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا یخ نامور کجا کجا کجا کجا کجا اسلحہ کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۷۹ دل سے گرا کجا کجا کجا کجا کجا ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری دل سے گرا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۷۹ ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>
<p>ایسی نہ وہ بدل ایسی نہ کر دے در کرد بیٹے در پاپ چلو رشک کو ممول کرد</p>	<p>اسی دریا کے کنارے پگر کجا عباس رشک ہو پانکے جو آویکا لڑ کجا عباس</p>	<p>کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>
<p>۷۹ ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۷۹ ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>	<p>۷۹ ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا ہن بخت کی سب سے کہ جو تیری کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>
<p>سوج کی شکل سے ساحل پہ دلا در آیا خیمہ کا قصد کیا خیمہ سے باہر آیا</p>	<p>جب کئے ہاتھ کو مستند پسر چھوٹ گئی رشک پر تیر کے گئے ہی کر ٹوٹ گئی</p>	<p>درد لون ان بھائیوں کی پیار سے کجا اپنے پیار سے کجا کجا کجا کجا</p>

<p>مرثیہ میرزا کا بیٹا ہے فداکار اور جوانی کا سوز ان کی نظیریں صل مونی کی کیا جو کیسی آواز تیری آنی کو غور سے دیکھتا کون تو ایسا ہے کہ ہاتھوں پر اس ہاتھ</p>	<p>مرثیہ اگر کھینچے گلے فرزند تیری سے آگے کیا ہی بیخبر ہیں اس پر کسی کو غور پہلے آتا وہ ہو سکے کہ یہ کسی کو</p>	<p>مرثیہ بھئی بیٹے سے کتنے کتنے فیروز کہا سو اسے کہ تیرے ہاتھوں پر دوسا کہ نہ کہ تیرے ہاتھوں پر</p>
<p>مرثیہ فاطمہ ماہ تنوں تیرا سردو چوچتی ہے مری امان مگر زخموں سے لہو چھتی ہے</p>	<p>مرثیہ ترج کا صدمہ بھی دائیہ ہر ہوتا ہے درد اب ہو گا زخموں میں سوا ہوتا ہے</p>	<p>مرثیہ دم آخر جو عباس کا آپ آئے ہیں کیون نہ تعظیم کو انھوں نے فرمایا ہے</p>
<p>مرثیہ یو عباس تیرے کھانچے آجاتا استغناء میں اور درونین الجین ذرا وسہ زخموں پہ جو زخموں کا باقیہ لگا پہ اثر بڑا بھین انھوں کا غلام ہو گیا</p>	<p>مرثیہ تھا کہنے لگا فرزند سے بھر کر دوسرا دردوں پر جو بھین گئے نہیں اور چوچتی تھی تو بول آئے عذرا کیوں اسے اڑھتا تھا نازی بیاں تیرے</p>	<p>مرثیہ بھئی کتنے کتنے بیٹے تیرے دوسرا ہو عباس کی راجی اقاہم تیرے دل سے دل کے راز تو تیرے میں تھا دل میں نادان کیسے وہ ان کو دوسرا</p>
<p>مرثیہ بنت احمد نے قدم پر جو فرمایا ہے ہاتھ گواہ کے مجب مرتبہ ہاتھ آیا ہے</p>	<p>مرثیہ کس طرح بنت محمد کو نہ تسلیم کرے مرا بیٹائی مری امان کی نہ تعظیم کرے</p>	<p>مرثیہ درد و دل کے زہن ناروہ جی کھوٹی جو خود ہوا ہے چاکہ تھی اور دوتھی</p>
<p>مرثیہ کھینچتی ہے جو تیرے ہاتھ سے آنے لگاں کو آواز کہ اللہ سے وہاں تو کیسے تیری بیاں کہتے ہیں عباس</p>	<p>مرثیہ اگر کہہ دو جرات کا سلیقہ ابا اسکو وہ چون ہی سے کہنا چکا ایا ہونے کو وہ نہیں چھینتی تو فریاد لگایا جس نے نہیں کی</p>	<p>مرثیہ کیا تیرے کھانچے کو ایسی بیخبر کہہ دے کہ بھرا ہے وہ سارے حال کہہ دے کہ بھرا ہے وہ سارے حال کہہ دے کہ بھرا ہے وہ سارے حال</p>
<p>مرثیہ دشمنیت کے لگے پانوں جو بھر تھرا ہے ایا عباس کو جھاتی سے لگا ہر اسے</p>	<p>مرثیہ فاطمہ جھاتی سے جس دم تمہیں لپٹاویگی تب یہ عباس کی لذت تمہیں یاد دیکھی</p>	<p>مرثیہ سنو دکھا دہیں جلد کے عباس مجھے کہ نہ تو ہائے چچا آج سو اس مجھے</p>

